

قرآن و حدیث کی روشنی میں



مفتی جلال الدین احمد مجتہدی

جمعیت شاعری و سنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار میٹھا در کراچی



قرآنِ مکیم اور احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

# بَدْمَذْهَبُونَ سے رشتے

تصنیف

فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی  
بانی مدرسہ امجدیہ ارشد العلوم اور جہانگیر گنج ضلع بٹہ (لوہی)

ناشر:  
جمعیت اشاعتِ اہلسنت

نور مسجد کاغذی بازار میٹھا درگاہی نمبر ۲

# پیش لفظ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين  
 سے وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا  
 خوفِ خدا عزوجل اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کا سرمایہ حیات اور متاع  
 کارواں ہے مگر افسوس جوں جوں وقت گزرتا جا رہا ہے یہ سرمایہ مسلمان سے چھینا جا رہا ہے  
 اور اب تو وہ دور آگیا کہ عوام تو عوام جو خواص کہلاتے یا کہلاتے ہیں وہ بھی رانہ دانی ہی میں  
 (ہی) بد مذہبوں اور بد دینوں سے اتحاد و اشتراک اور رشتے ناطے قائم کر کے اہلنت و جہنت  
 کو اور خصوصاً ان کی آئندہ نسلوں کو ایسے ذہنی انتشار اور قلبی اضطراب میں مبتلا کر رہے ہیں کہ اگر  
 بروقت ان کا ازالہ نہ کیا گیا اور اہلنت و جماعت کو اس کے نقصانات سے آگاہ نہ کیا گیا تو اس  
 کا زورِ طوفان عوام و خواص سب کو اپنے ساتھ بہا کے لے جائے گا۔  
 حضرت علامہ مفتی جلال الدین امجدی صاحب مدظلہ عالی نے اسی درد کو محسوس  
 کرتے ہوئے رسالہ ”بد مذہبوں سے رشتے“ تحریر فرما کر اپنے فرضِ منہی کو ادا  
 فرمادیا ہے جسے جمعیت اشاعتِ اہلنت اپنے مفت سلسلہ اشاعت کی سولوہیوں  
 کڑی کے طور پر شائع کر رہی ہے۔

دعا یہ ہے رب مصطفیٰ (عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت مفتی امجدی صاحب کا  
 یہ پیغام عام سے عام تر فرمائے اور اہلنت و جماعت کو اس کتاب کے مطالعے کے ذریعے  
 اپنی اور اپنی آئندہ نسلوں کی بقا کی سعی تبلیغ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین  
 بجاہد سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

خاکِ پائے علماء اہلنت  
 محمد عرفان قادری عفی عنہ  
 ناظم اعلیٰ جمعیت اشاعتِ اہلنت

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ
۶	مسلمان اور کافر کی قسمیں	۱
۷	بد مذہب اور احادیثِ کریمہ	۲
۹	خلاصہ احادیث	۳
۱۰	مرتد کا حکم	۴
۱۱	خلقِ عظیم	۵
۱۲	غلط فہمی	۶
۱۸	مرتدوں سے رشتے	۷
۲۱	شیطانِ فریب	۸
۲۳	بد مذہب اور مرتد کون؟	۹
۳۳	اللہ اور ملائکہ کی لعنت	۱۰
۳۴	حضور کے راستہ پر نہیں	۱۱
۳۵	سب سے کمزور ایمان والا	۱۲
۳۶	برائی نہ روکنے پر عذاب	۱۳
۴۱	طرح طرح کے فریب	۱۴

## انتساب

ان تمام مسلمانوں کے نام جو اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام و بزرگان دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے سچی محبت رکھتے ہیں اور ان کے دشمنوں بد مذہبوں اور مرتدوں کے یہاں شادی بیاہ کرنے سے پرہیز کرتے ہیں۔

جلال الدین احمد امجدی

## نگاہ اولیں

آج کل بہت سے گمراہ و بد مذہب اہلسنت و جماعت سے میل جول کر کے ان کے یہاں شادی بیاہ کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرتے ہیں تاکہ ان کو آسانی کے ساتھ اپنا ہم عقیدہ بنا سکیں۔ اور عوام اہلسنت اپنی بیوقوفی سے ان کے یہاں رشتہ کر لیتے ہیں۔ اور اس طرح تھوڑے ہی دنوں میں وہ گمراہ و بد مذہب ہو کر اللہ و رسول اور صحابہ و بزرگان دین کی بارگاہ کے گستاخ و بے ادب ہو جاتے ہیں۔

لہذا اگر اہل سنت و جماعت کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور ان کے یہاں شادی بیاہ کرنے کے بارے میں قرآن و حدیث کا حکم اہلسنت و جماعت کو بتانے کی غرض سے یہ رسالہ لکھ دیا تاکہ وہ ان سے دور رہیں اور ان کے یہاں رشتہ کر کے اپنے ایمان کو خطرہ میں نہ ڈالیں۔

دُعا ہے کہ خدائے عز و جل اہلسنت و جماعت کے لئے اس رسالہ کو شعل راہ بنائے اور ان کو انبیائے کرام، صحابہ عظام اور بزرگان دین کے دشمنوں سے ہر طرح دور رہنے کی توفیق رفیق بخشنے۔ آمین

جلال الدین احمد امجدی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ  
وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

انسان کی دو قسمیں ہیں۔ مسلمان اور کافر۔ پھر کافر کی بھی دو قسمیں ہیں۔ کافر اصلی اور کافر مرتد۔ کافر اصلی وہ کافر ہے جو شروع ہی سے کلمہ اسلام کو نہ مانتا ہو۔ جیسے دہریہ، مجوسی، مشرک اور یہود و نصاریٰ وغیرہ۔ اور کافر مرتد کی بھی دو قسمیں ہیں۔ مرتد مجاہد اور مرتد منافق۔ مرتد مجاہد وہ کافر ہے کہ جو پہلے مسلمان تھا پھر کلمہ کھلا اسلام سے پھر گیا اور کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا انکار کر کے دہریہ، مشرک، مجوسی یا کتانی وغیرہ کچھ بھی ہو گیا۔ اور مرتد منافق وہ کافر ہے جو کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اب بھی پڑھتا ہے، اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا ہے مگر خداوند قدوس، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی توہین کرتا ہے یا دیگر ضروریات دین میں سے کسی بات کا انکار کرتا ہے۔ کافروں میں سب سے برا یہی مرتد منافق ہے کہ مسلمان بن کر کفر سکھاتا ہے اور اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ اور مسلمان کی بھی دو قسمیں۔ صحیح مسلمان اور مکرہ۔ صحیح مسلمان وہ ہے جو ضروریات دین کو تسلیم کرنے کے ساتھ تمام ضروریات اہلسنت کو بھی مانتا ہو۔ اور مکرہ مسلمان وہ بد مذہب ہے جو ضروریات اہلسنت میں سے کسی

بات کا انکار کرتا ہو مگر اس کی بد مذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو۔

## بد مذہب کی اور احادیث کریمہ

وہ مسلمان جو بد مذہب ہیں ان کے بارے میں رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم جاننے کے لئے مندرجہ ذیل حدیثیں پڑھیں۔  
(۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

إِذَا مَا أَيْتُمْ صَاحِبَ بَيْتٍ فَإِنْ  
فَاكْفَهُمْ وَأَنْتُمْ وَأَجْزَلُ مِنْكُمْ  
اللَّهُ يَنْخُضُ كُلُّ مَبْتَدِعٍ عِ

(۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

لَا يَقْبَلُ اللَّهُ لِصَاحِبِ بَيْتٍ عِ  
صَوْمًا وَلَا صَلَاةً وَلَا صَدَقَةً  
وَلَا حَجًّا وَلَا عُمْرَةً وَلَا حِمَادًا  
وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا. يَخْرُجُ  
مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ  
مِنَ الْعِجَينِ.

(۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار اقدس

خداے تعالیٰ کسی بد مذہب کا نہ روزہ قبول کرتا ہے نہ نماز، نہ زکوٰۃ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد اور نہ کوئی نفل نہ فرض۔ بد مذہب دین اسلام سے ایسا نکل جاتا ہے جیسا کہ گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
 أَهْلُ الْبَيْدِ عِ كَلَابِ أَهْلِ  
 النَّارِ۔ بد مذہب دوزخ والوں کے کتے ہیں۔  
 (دارقطنی)

(۴) حضرت ابراہیم بن میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
 رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا  
 مَنْ وَفَّرَ صَاحِبَ بَيْدَعَةٍ فَقَدْ  
 أَعَانَ عَلَى هَذَمِ الْإِسْلَامِ۔ جس نے کسی بد مذہب کی عزت کی تو اس  
 نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی (مشکوٰۃ شریف)  
 بد مذہب کی تعظیم سے اسلام کے ڈھانے پر مدد کیسے ہو جائے گی ؟  
 اس سوال کا جواب دیتے ہوئے محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث  
 دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔

در توقیر و استخفاف  
 واستہانت سنت و این می کشد  
 بویراں کردن بنائے اسلام۔  
 بد مذہب کی عزت کرنے میں سنت کی  
 حقارت اور ذلت ہے۔ اور سنت کی حقارت  
 اسلام کی بنیاد ڈھانے تک پہنچا دیتی  
 ہے۔ (اشعۃ اللمعات جلد ۱ ص ۱۴۱)

(۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت عالم  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا  
 إِنْ مَرَضُوا فَلَا تَعُودُوا هُمْ وَ  
 إِنْ مَا تَوَافَلَا تَشْهَدُوا هُمْ وَإِنْ  
 لَقِيتُمُوهُمْ فَلَا تَسْلِمُوا عَلَيْهِمْ  
 بد مذہب اگر بیمار پڑیں تو ان کی عیادت  
 نہ کرو۔ اگر مر جائیں تو ان کے جنازہ میں  
 شرکت نہ ہو۔ ان سے ملاقات ہو تو

وَلَا تُجَايِسُوهُمْ وَلَا تُشَارِبُوهُمْ  
 وَلَا تَوَافَلُوا هُمْ وَلَا تُنَاجُوهُمْ  
 وَلَا تَصَلُّوا عَلَيْهِمْ وَلَا تَصَلُّوا  
 مَعَهُمْ۔ انہیں سلام نہ کرو۔ ان کے پاس نہ بیٹھو  
 ان کے ساتھ پانی نہ پیو۔ ان کے ساتھ  
 کھانا نہ کھاؤ۔ ان کے ساتھ شادی بیاہ  
 نہ کرو۔ ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو اور  
 ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔  
 (مسلم شریف)

نوٹ :- اس حدیث شریف کو ابو داؤد نے حضرت ابن عمر سے اور ابن ماجہ  
 نے حضرت جابر سے اور عقیل و ابن حبان نے حضرت انس سے روایت  
 کیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

## خلاصہ احادیث

ان تمام حدیثوں کا خلاصہ یہ ہوا کہ سارے مسلمانوں میں بد مذہب  
 سب سے زیادہ بُرے ہیں ان سے خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آنے جائز  
 نہیں کہ خدائے تعالیٰ ان کو دشمن رکھتا ہے اور ان کی کوئی عبادت نہیں  
 قبول فرماتا ہے چاہے فرض ہو یا نفل۔ وہ جہنمیوں کے کتے ہیں۔ ان کی  
 عزت کرنا بد مذہب اسلام کے ڈھانے پر مدد کرنا ہے۔

ان کا ہر طرح سے اسلامی بائیکاٹ کیا جائے گا یعنی ان سے کسی  
 قسم کا مذہبی تعلق رکھنا جائز نہیں۔ ان سے سلام کرنا اور ان کے ساتھ  
 اٹھنا بیٹھنا اور کھانا پینا جائز نہیں اور ان کی شادی بیاہ کرنا جائز نہیں۔  
 سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ تمام حکم ان لوگوں کے  
 بارے میں ہے کہ جو بد مذہب تو ہیں مگر ان کی بد مذہبی حد کفر کو نہیں



پہنچی ہے۔ رہے وہ لوگ جو کہ مرتد ہیں تو ان کے بارے میں شریعت اسلامیہ کا حکم بہت سخت ہے۔

## مرتد کا حکم

وہ مرتد کہ جو کھلم کھلا اسلام سے پھر گیا اور کلمہ لا اِلهَ اِلَّا اللہ کا انکار کر دیا اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ حاکم اسلام اسے تین دن قید میں رکھے پھر اگر وہ توبہ کر کے مسلمان ہو جائے فیہا درنہ اسے قتل کر دے (در مختار مع شامی جلد ۳ ص ۲۸۶)

اور وہ لوگ جو کہ اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتے ہیں اور ہماری طرح نماز و روزہ بھی کرتے ہیں مگر اللہ کے محبوب پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یا کسی دوسرے نبی کی توبین کر کے مرتد ہو گئے تو وہ چاہے سنی بریلوی کہے جلتے ہوں یا وہابی دیوبندی بادشاہ اسلام ان کی توبہ نہیں قبول کرے گا یعنی انھیں قتل کر دے گا۔ فقیہ اعظم ہند مرشدی حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں

مرتد اگر ارتداد سے توبہ کرے تو اس کی توبہ مقبول ہے مگر بعض مرتدین مثلاً کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا کہ اس کی توبہ مقبول نہیں۔ توبہ قبول کرنے سے مراد یہ ہے کہ توبہ کرنے کے بعد بادشاہ اسلام اسے قتل نہ کرے گا (سہار شریعت ج ۹ ص ۱۲۶)

لیکن نبی کے گستاخ کو قتل کرنا چونکہ بادشاہ اسلام کا کام ہے اور یہ

ہمارے یہاں ممکن نہیں۔ تو اب موجودہ صورت میں مسلمانوں پر یہ لازم ہے کہ ایسے لوگوں کا مذہبی بائیکاٹ کریں، ان کا ذبیحہ نہ کھائیں، ان کے یہاں شادی بیاہ نہ کریں، ان کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ مسلمانوں کے قبرستان میں انھیں دفن ہونے دیں۔

## خلق عظیم

اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں بد مذہبوں اور مرتدوں کا مذہبی بائیکاٹ کرنا، ان سے دور رہنا، ان کے یہاں شادی بیاہ نہ کرنا اور ان کے ساتھ سختی۔ سے پیش آنابد اخلاقی نہیں ہے بلکہ خلق عظیم سے ہے کہ خداوند قدوس اور اس کے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو یہی حکم فرمایا ہے اور ہمارے بزرگوں نے ہم کو یہی سبق دیا ہے کہ بد مذہبوں اور مرتدوں سے دور رہو۔ ان کے یہاں رشتہ ناٹھ کرنا تو بڑی بات ہے ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا بھی گوارہ نہ کرو۔ ارشاد خداوندی ہے

وَإِمَّا يَنْشِقِظْ الشَّيْطَانُ  
فَلَا تَقْعُدُوا بَعْدَ الذِّكْرِ كُفًى مَعَ  
النَّاسِ الظَّالِمِينَ۔ (پ ۶ ع ۱۴)

اور خدائے تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے  
وَلَا تَرْكُضُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا اور ظالموں کی طرف مائل نہ ہو کہ تمہیں

فَتَسْلَمُ الشَّارُ۔  
اور بد مذہبوں کے بارے میں نبی کریم صاحب خلق عظیم علیہ التَّحِیۃ  
والتَّسْلِیْم کی پانچ حدیثیں آپ پہلے پڑھ چکے ہیں۔ اس مقام پر مسلم شریف کی  
ایک حدیث اور پڑھیں۔ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
إِيَّاكُمْ وَإِيَّا هُمْ  
لَا يُضِلُّوكُمْ وَلَا يُفْتِنُوكُمْ  
ان سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور  
رکھو۔ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں۔ کہیں وہ  
تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

اور امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ  
والرضوان تحریر فرماتے ہیں

حق سبحانہ و تعالیٰ حبیب  
خود را لید الصلاة والتحيۃ می فرماید  
وَاعْلَظْ عَلَيْهِمْ لِسِ پیغمبر  
خود را کہ موصوف بخلق عظیم ست  
در غلظت بر ایشان امر فرمود۔  
معلوم شد کہ غلظت بایشان داخل  
خلق عظیم ست۔

در رنگ سگاں ایشان را  
دور باید داشت — دوستی و  
الفت بادشمنان خدا منجر بدشمنی

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب حبیب صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ سے ارشاد فرمایا کہ کفر والوں پر  
سختی کرو۔ تو رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم جو کہ خلق عظیم سے موصوف ہیں  
ان کو سختی کرنے کے حکم فرمانے سے معلوم  
ہو کہ کفر والوں کے ساتھ شدت پیش  
آنا خلق عظیم میں داخل ہے۔

خدا کے دشمنوں کو کتے کی طرح دور  
رکھا جائے۔ ان کے ساتھ دوستی و محبت  
اللہ و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دشمنی

خدا کے عز و جل و دشمنی پیغمبر او علیہ  
الصلاة والسلام می شود۔ فقہ گان  
می کنند کہ اواز اہل اسلام است و  
تصدیق و ایمان باشد و رسولہ دارد۔  
امامی داند کہ اس قسم اعمال شنیعہ  
دولت اسلام اور پاک و صاف می برد  
نمود باللہ (کتوب ۱۹۳)

اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان  
ارشاد فرماتے ہیں۔

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد اقدس نبی صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم میں نماز مغرب کے بعد کسی مسافر کو بھوکا پایا۔ اپنے ساتھ  
کاشانہ اقدس شرافت میں لے آئے۔ اس کے لئے کھانا منگایا۔ حبیب وہ  
کھانا کھانے بیٹھ کوئی بات بد مذہبی کی اس سے ظاہر ہوئی۔ فوراً حکم  
ہوا کھانا اٹھالیا جائے اور اسے باہر نکال دیا جائے۔ سامنے سے  
کھانا اٹھوا لیا اور اسے نکلوا دیا۔ (الملفوظ ج ۱ ص ۹)

بد مذہبوں اور مرتدوں سے دور رہنے اور ان کو اپنے سے دور رکھنے  
کا حکم اس لئے ہے کہ ان سے میل جول رکھنے اور ان کے پاس اٹھنے بیٹھنے  
پر کفر کا قوی اندیشہ ہے۔ فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف آخر ص ۳۱ میں ہے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح الصدور میں فرماتے ہیں

ایک پہنچا دیتی ہے (کلمہ و نماز کے سبب)  
آدی گان کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہے اللہ  
و رسول پر ایمان رکھتا ہے (اس لئے  
ان سے دوستی اور رشتہ کرتا ہے) لیکن  
وہ یہ نہیں جانتا کہ اس طرح کی بیہودہ حرکتیں  
اس کے اسلام کو برباد کر دیتی ہیں۔



کہ ایک شخص راغیوں کے پاس بیٹھا کرتا تھا اس کے مرتے وقت لوگوں نے اسے کلمہ طیبہ کی تلقین کی۔ اس نے کہا نہیں کہا جاتا۔ پوچھا کیوں؟ کہا یہ دو شخص کھڑے ہیں۔ یہ کہتے ہیں تو ان کے پاس بیٹھا کرتا تھا جو اب بزرگ و عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہتے تھے اب چاہتا ہے کلمہ پڑھ کر اٹھے نہ پڑھنے دیں گے۔ جب صدیق اکبر دفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے برا کہنے والوں کے پاس بیٹھنے والوں کی یہ حالت ہے تو جو لوگ اللہ جل و علا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برا کہتے ہیں، ان کی تفتیش شان کرتے ہیں اور انہیں طرح طرح کے عیب لگاتے ہیں۔ ان کے پاس بیٹھنے والوں کو کلمہ نصیب ہونا اور بھی دشوار ہے۔

اور جب ایسے لوگوں کے پاس بیٹھنے والوں کو کلمہ نصیب ہونا دشوار ہے تو جو لوگ کہ ان کے یہاں رشتہ داری کے دوستی و محبت کا قلعہ قائم کرتے ہیں ان کو کلمہ نصیب ہونا اور زیادہ دشوار ہے۔ خدائے عزوجل ایسے لوگوں کو ایمان کی محبت عطا فرمائیے۔ آمین

## غلط فہمی

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جو شخص مسلمان کے گھر پیدا ہوا اور اس کا نام مسلمانوں کی طرح ہے تو وہ چاہے جیسا عقیدہ رکھے اور اللہ و رسول کی شان میں جو چاہے بکے سچا پکا مسلمان ہی رہے گا بد مذہب و گمراہ اور کافر و مرتد نہیں ہوگا۔ تو یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے۔

ابن جریر، طبرانی، ابوالشیخ اور ابن مردویہ رئیس المفسرین حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا لفظ بولے۔ حضور نے ان سے مطالبہ فرمایا تو ان لوگوں نے قسم کھائی کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہیں کہا ہے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوا وَلَٰكِنْ قَالُوا كَلِمَةً اَلْكَفْرِ  
وَكَفَرُوا وَابْعَدُوا سُلَامِهِمْ۔

اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہیں کہا۔ اور بے شک ضرور انہوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں آنے کے بعد کافر ہو گئے (پنا ۱۴۷)

دیکھئے! اللہ تعالیٰ نے کلمہ کھلا فرمایا و کفروا ابعدوا سلا مہم۔ یعنی وہ لوگ مسلمان تھے، کلمہ پڑھنے والے تھے اور نماز و روزہ کرنے والے تھے مگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا لفظ بولنے کے سبب کافر ہو گئے مسلمان نہیں رہ گئے۔

اور ابن ابی شیبہ، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد خاص حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کی گم شدہ اونٹنی کے بارے میں فرمایا کہ وہ فلاں جنگل میں ہے۔ اس پر ایک شخص نے کہا ان کو غیب کی کیا خبر؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کو بلا کر دریافت فرمایا تو اس نے کہا ہم تو ایسے

ہی ہنسی مذاق کر رہے تھے۔ اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

وَلَيْتُمْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ  
إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ  
أَبَا لَهِ قَوْلَيْتِهِمْ وَرَسُولُهُ  
كُنْتُمْ تَسْتَفْهِمُونَ لَاتَعْتَدُوا  
قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ

اور اگر تم ان سے پوچھو تو بیشک وہ ضرور کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرما دو کیا اللہ، اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے؟ یہاں نہ بناؤ۔ اپنے ایمان کے بعد تم کافر ہو گئے۔

(پط ۱۴۷)

اس آیت کریمہ میں بھی واضح طور پر فرمایا گیا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ یعنی کفر کا کلمہ زبان سے نکلنے کے سبب مومن ہونے کے بعد کافر ہو گئے۔ لہذا یہ سمجھنا بہت بڑی جہالت ہے کہ مسلمان اللہ و رسول کی توہین کرے تو بھی وہ مسلمان ہی رہے گا کافر نہیں ہوگا۔

اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال فرمانے پر کچھ لوگوں نے کہا ہم کلمہ و نماز پڑھیں گے اور سب کچھ کریں گے مگر زکاۃ نہیں دیں گے یعنی زکاۃ کی فرضیت کا اعتقاد جو ضروریات دین میں سے ہے اس کا انکار کر دیا تو کلمہ و نماز پڑھنا انہیں کچھ کام نہ آیا اور وہ مرتد ہو گئے جیسا کہ محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان نے تحریر فرمایا۔

اصحابِ مسیلہ و مانعی الزکاۃ  
براہ ارتداد رفتند۔

اور اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت کا اعتقاد اہم

ضروریات دین میں سے ہے۔ لہذا جو لوگ حضور کی توہین و بے ادبی کر کے ان کی عظمت کا انکار رہے ہیں وہ بدرجہ اولیٰ مرتد ہیں۔ کلمہ اور نماز انہیں مرتد ہونے سے نہیں بچا سکے گا۔

اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور حضور مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ ذوالخویرہ نام کا ایک شخص جو قبیلہ بنی تمیم کا رہنے والا تھا آیا اور کہا اے اللہ کے رسول! انصاف سے کام لو۔ حضور نے فرمایا تیری جسارت پر افسوس۔ میں ہی انصاف نہیں کروں گا تو اور کون انصاف کرنے والا ہے۔ اگر میں انصاف نہ کرتا تو تو خائب و خاسر ہو چکا ہوتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اجاز دیجئے کہ میں اس کی گردن مار دوں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

دَعَهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا  
يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ  
صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ  
صِيَامِهِمْ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ  
لَا يُجَاوِزُونَ تَرَاقِيَهُمْ  
يَسْرِقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا  
يَسْرِقُ السَّهْمُ مِنَ  
الرَّمِيَّةِ

اسے چھوڑ دو۔ اس کے بہت ساتھی ہیں جن کی نمازوں اور روزوں کو دیکھ کر تم اپنی نمازوں اور روزوں کو حقیر سمجھو گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نہیں اترے گا (ان ظاہری خوبیوں کے باوجود) وہ دین سے ایسے نکلے ہوں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔

(بخاری شریف ج ۱ صفحہ ۵)



اور حضرت ابوسعید خدری و انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

سَبِّكُونِي فِي أُمَّتِي	عنقریب میری امت میں اختلاف و
اِخْتِلَافٌ وَفِرْقَةٌ	افتراق واقع ہوگا۔ ایک گروہ نکلے گا جو
قَوْمٌ يُحْسِنُونَ الْقِيلَ	اچھی باتیں کرے گا لیکن کردار گمراہ کن
وَيُسِيئُونَ الْفِعْلَ	اور خراب ہوگا۔ وہ قرآن پڑھیں گے
يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يَخَاوُزُ	مگر قرآن ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے
تَرَاقِيَهُمْ لَيَرْقُوْنَ مِنَ	جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے
الدِّينِ مُرُوقَ السَّمِ مِنْ	(مشکوٰۃ شریف ص ۳۰)
الرَّمِيَّةِ	

ان احادیث کریمہ سے بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق بہت سے لوگ ایسے ہوں گے جن کی نماز اور روزوں کے سامنے سلمان اپنی نماز اور روزوں کو حقیر سمجھیں گے۔ وہ لوگ قرآن بھی پڑھیں گے مگر اس کے باوجود وہ دین سے نکلے ہوئے ہوں گے۔ جب وہ ضروریاتِ اہلسنت یا ضروریاتِ دین میں سے کسی بات کا انکار کریں گے تو نماز و روزہ اور قرآن کا پڑھنا انھیں بد مذہب اور مرتد ہونے سے نہیں بچا سکے گا۔

## مرتدوں سے رشتے

اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اولیاء کرام و

بزرگان دین کی شان میں گستاخی کرنے والا مرتدا ہلسنت و جماعت کے لیے کہ اس کے یہاں شادی بیاہ کرنے کی زیادہ کوشش کرتا ہے اس لیے کہ اس طرح وہ اپنے رشتہ دار کو بیدین بنانے میں آسانی کے ساتھ کامیاب ہو جاتا ہے۔ اور نام نہاد سنی اللہ و رسول اور بزرگان دین کی محبت کا جھوٹا غویلا ان کے دشمنوں کے یہاں رشتہ کر لیتا ہے۔ حالانکہ ان کے ساتھ شادی کرنا زنا کاری کا دروازہ کھولتا ہے اس لیے کہ مرتد کے ساتھ نکاح جائز ہی نہیں ہوتا جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اول مطبوعہ مصر ص ۲۴۳ میں ہے

لَا يَجُوزُ لِلْمُرْتَدِّ أَنْ يَنْزَوِيَ	مرتد کا نکاح مرتدہ، مسلمہ اور کافرہ اصلہ
مُرْتَدَّةً وَلَا مُسْلِمَةً وَلَا كَافِرَةً	کسی سے جائز نہیں۔ ایسے ہی مرتدہ کا
أَصْلِيَّةً. وَكَذَلِكَ لَا يَجُوزُ	نکاح کسی سے نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح
نِكَاحُ الْمُرْتَدَّةِ مَعَ أَحَدٍ كَذَا	امام محمد علیہ الرحمۃ والرضوان کی کتاب
فِي الْمَبْسُوطِ.	بسوط میں ہے۔

حیرت ہے کہ سنی اپنے باپ دادا کے دشمنوں سے رشتہ نہیں کرتا مگر اللہ و رسول اور بزرگان دین کے دشمنوں کے یہاں شادی بیاہ کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں محسوس کرتا۔ اور جب ان کے یہاں رشتہ کرنے سے منع کیا جاتا ہے تو کہتا ہے کہ اب وہ زمانہ نہیں ہا کہ ان کے یہاں شادی کرنے سے روکا جائے۔

ایسے لوگ جب اور ترقی کریں گے تو ہندوؤں کے یہاں رشتہ کرنے سے بھی ان کو کوئی اعتراض نہ ہوگا جیسا کہ آج کل بعض نام نہاد ترقی یافتہ

مسلمان غیر مسلموں کے یہاں شادی کرنے لگے ہیں۔

اور پھر ایسے لوگ جب اور بھی زیادہ ترقی کر جائیں گے تو اپنی بہن بیٹی کو بھی بیوی بنا کر رکھ لینے میں ان کو کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی۔ اور جب منع کیا جائے گا تو یہی کہیں گے کہ اب وہ زمانہ نہیں رہا۔ جیسا کہ بعض ترقی یافتہ ممالک کے لوگ بہن اور بیٹی کو بیوی بنا کر رکھنے لگے ہیں العیاذ باللہ تعالیٰ

بعض جاہل گنوار کہتے ہیں کہ لڑکی لانے میں کوئی حرج نہیں البتہ ان کو لڑکی دینا غلط ہے۔ حالانکہ لڑکی ہو یا لڑکا کسی کا رشتہ ان سے کرنا جائز نہیں جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری کے حوالہ سے ابھی گذرا۔

اور پھر لڑکی دینے میں تو صرف ایک فرد کو مرتد کے حوالہ کرنا ہے۔ اور مرتد کی لڑکی لانے میں اپنے لڑکے اور اس کی اولاد کو ازداد کے راستے پر کھڑا کرنا ہے اس لئے کہ اکثر یہی ہوتا ہے کہ جس سنی لڑکے کی بیوی مرتد کے یہاں سے لائی گئی کچھ دنوں کے بعد وہ بہکی بہکی باتیں کرنے لگتا ہے اور اس کی اولاد نانی نانا کا اثر قبول کر لیتی ہے، مرتد کا مرداری ذبیحہ کھاتی ہے، انہیں کا طور و طریقہ اختیار کرتی ہے یہاں تک کہ کچھ دنوں بعد وہ وقت آجاتا ہے کہ پورا گھر بیدین ہو جاتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ مرتد کی لڑکی لانا ان کو لڑکی دینے سے زیادہ خطرناک ہے کہ اس طرح سنیت کو زیادہ نقصان پہنچتا ہے۔

## شیطانی فریب

جب کوئی نام نہاد سنی کسی مرتد کے یہاں رشتہ کرنا چاہتا ہے تو دنیا دار مولوی شیطانی فریب سے کام لیتا ہے یعنی توبہ کر کے نکاح پڑھا دیتا ہے اور پیسے لے کر اپنا راستہ پکڑتا ہے اور توبہ کرنے والا مرتد بدستور سابق اپنے پرانے طریقے پر رہتا ہے۔

اسی لئے شریعت مطہرہ کا یہ حکم ہے کہ توبہ کے بعد فوراً اس کے ساتھ نکاح نہیں کیا جائے گا بلکہ کچھ دنوں اسے دیکھا جائے گا کہ اپنے توبہ پر وہ قائم ہے یا نہیں۔ جیسے کوئی فاسق معین توبہ کرے تو فوراً اسے امام نہیں بنا دیا جائے گا۔ فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۲۱۳ میں ہے کہ فتاویٰ قاضی خاں پھر فتاویٰ عالمگیری میں ہے

الْفَاسِقُ إِذَا تَابَ لَا يَقْبَلُ  
شَهَادَتُهُ مَا لَمْ يُبْضَ عَلَيْهِ  
سَرْمَانٌ يَطْمَهُرُ عَلَيْهِ أَثَرُ  
التَّوْبَةِ۔  
فاسق توبہ کرے تب بھی اس کی گواہی  
نہیں قبول کی جائے گی جب تک کہ  
اتحادقت نہ گذر جائے کہ اس پر توبہ کا  
اثر ظاہر ہو۔

اور اعلیٰ حضرت امام اہلسنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں۔

امیر المؤمنین غیظ المنافقین امام العادلین سیدنا عمر فاروق اعظم



رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب صلیب سے جس پر بوجہ بحث متشابہات  
بد مذہبی کا اندیشہ تھا بعد ضرب شدید توبہ لی۔ ابو موسیٰ اشعری رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمان بھیجا کہ مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھیں،  
اس کے ساتھ خرید و فروخت نہ کریں، بیمار پڑے تو اس کی  
عیادت کو نہ جائیں اور مر جائے تو اس کے جنازہ پر حاضر نہ ہوں  
بر تعمیل حکم احکم ایک مدت تک یہ حال رہا کہ اگر سو آدمی  
بیٹھے ہوتے اور وہ آتا سب متفرق (متر بتر) ہو جاتے۔ جب ابو موسیٰ  
اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرضی بھیجی کہ اب اس کا حال  
اچھا ہو گیا اس وقت اجازت فرمائی کہ

(فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۲۱۳)

دیکھئے! صلیب صرف آیات متشابہات یعنی الہ وحم اور  
وَجْهَ اللَّهِ وَيَدُ اللَّهِ کے مثل میں بحث کیا کرتا تھا وہ مرتد نہیں تھا  
بلکہ اس پر صرف بد مذہبی کا اندیشہ تھا مگر اس کے باوجود حضرت عمر  
فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے توبہ کے بعد بھی اس کا سخت بائیکاٹ  
کیا جب تک کہ اطمینان نہیں ہو گیا۔

لہذا مرتد اور بد مذہب کو توبہ کرانے کے بعد بدرجہ اولیٰ کئی برس  
تک دیکھا جائے گا۔ جب اس کی بات چیت اور طور و طریقہ سے خوب  
اطمینان ہو جائے کہ وہ اہلسنت و جماعت کا آدمی ہو گیا تب اس کے  
عہ اعلیٰ حضرت نے اس واقعہ کے ثبوت میں پانچ حدیثوں کو نقل فرمایا ہے۔

ساتھ نکاح کیا جائے گا ورنہ نہیں۔ لہذا ابو شخص مرتد یا مرتدہ  
کو توبہ کرانے کے بعد فوراً ان کے ساتھ اپنے لڑکا لڑکی کا عقد کرے  
اور جو مولوی ایسا نکاح پڑھے مسلمانوں کو چاہئے کہ ان دونوں کا مذہبی  
بائیکاٹ کریں اور ایسے دنیا دار مولوی کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔

## بد مذہب اور مرتد کون؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

يَكُونُ فِي الْخَبَرِ النَّاسُ  
دَجَالُونَ كَذَّابُونَ يَأْتُونَكَ  
مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا  
أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ  
فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّا هُمْ  
لَا يُضِلُّوكُمْ وَلَا يُفْتِنُوكُمْ  
(مسلم - مشکوٰۃ ص ۲۸)

آخری زمانہ میں کچھ لوگ فریب دینے والے  
اور جھوٹ بولنے والے ہوں گے۔ وہ  
تمہارے سامنے ایسی باتیں لائیں گے  
جن کو نہ تم نے کبھی سنا ہو گا نہ تمہارے  
باپ دادا نے۔ تو ایسے لوگوں سے  
بچو اور انھیں اپنے قریب نہ آنے دو  
تاکہ وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور دقت  
میں ڈالیں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس  
حدیث شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں  
یعنی جماعہ باشند کہ خود را | یعنی بہت لوگ ہوں گے جو مکاری

بکر و تبلیہ در صورت علم  
و مشائخ و صلحا اذ اہل نصیحت  
و صلاح نمایند تا در و غہلے خود  
را ترویج دہند و مردم را ببدہب  
باطلہ و آراءے فاسدہ بخوانند۔

(اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۳۲)

اس حدیث شریف سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں جن دجالوں اور کذابوں کے پیدا ہونے کی خبر دی تھی۔ موجودہ زمانہ میں ان کے مختلف گروہ پائے جاتے ہیں جو مسلمانوں کے سامنے ایسی باتیں بیان کرتے ہیں کہ ان کے باپ دادا نے کبھی نہیں سنا ہے۔ یہی لوگ بد مذہب اور مرتد ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

**چکرالوی** یہ گروہ اپنے آپ کو اہل قرآن کہتا ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صرف ایچی ہیں اور بس۔ کھلم کھلا ساری حدیثوں کا انکار کرتا ہے یعنی اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کو نہیں تسلیم کرتا۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کو ہمارے باپ دادا نے کبھی نہیں سنا تھا بلکہ ان کو خدا تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ  
وَاطِيعُوا الرَّسُولَ۔ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی فرمانبرداری کرو (پ ۵۵ ع ۵)

**قادیانی** یہ لوگ مرزا غلام احمد کو ہمدی، نبی اور رسول مانتے ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد دوسرے نبی کا پیدا ہونا جائز ٹھہراتے ہیں۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کو ہمارے آبا و اجداد نے کبھی نہیں سنا تھا۔ خداوند قدوس نے ان سے یہ فرمایا تھا

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ  
مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَكِنْ  
رَّسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ  
النَّبِيِّينَ۔

اور نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے انہیں بتایا تھا  
اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ  
بَعْدِي۔

یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نبیوں کی پیدائش کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ آپ نے باب نبوت پر مہر لگا دی۔ اب آپ کے بعد کوئی نبی ہرگز نہیں پیدا ہوگا۔

**رافضی** یہ گروہ اپنے آپ کو شیعہ کہتا ہے یہ لوگ افضل البشر کو بعد الانبیا حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اعظم، حضرت عثمان غنی اور بہت سے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو برا بھلا کہتے ہیں اور ان کو کھلم کھلا گالیاں دیتے ہیں۔ یہ وہ



ہاتیں ہیں جن کو ہمارے باپ دادا نے کبھی نہیں سنا تھا۔ ان کو قرآن کو  
نے یہ بتایا تھا۔

وَكَلَّمَ وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى | خدائے تعالیٰ نے سارے صحابہ سے  
(پ ۱۷۷) | بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے یعنی جنت کا۔

اور قرآن کریم نے ان سے یہ ارشاد فرمایا تھا

بَرَّيْنَا اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا | اللہ تعالیٰ صحابہ کرام سے راضی ہے  
عَنْهُ. وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ | اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔ خدائے  
تعالیٰ نے ان کے لئے ایسے باغات  
تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہاؤ  
ہیں۔ وہ لوگ ان میں ہمیشہ رہیں گے  
یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔  
(پ ۱۷۷)

اور سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم دیا تھا  
اَكْبِرُوا أَصْحَابِي فَإِنَّهُمْ | میرے صحابہ کی عزت کرو اس لئے کہ  
خَيْرٌ كُمْ۔ | وہ تم سب سے بہتر ہیں۔  
(مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۴)

اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے یہ ارشاد فرمایا تھا  
اللَّهُ اللَّهُ فِي أَصْحَابِي لَا تَخْذُلُوهُمْ | میرے اصحاب کے بارے میں اللہ تعالیٰ  
عَنْ مَضَاهِدِي۔ | سے ڈرو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ میرے  
(ترمذی۔ مشکوٰۃ ص ۵۵۴) | بعد انہیں نشانہ اعتراض نہ بنانا۔

اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم فرمایا تھا  
لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي۔ | میرے صحابہ کو گالی نہ دو۔  
(بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ ص ۵۵۳)

رافضی صحابہ کرام کو گالیاں دینے کے علاوہ اور بھی بہت سے  
کفری عقیدے رکھتے ہیں یہاں تک کہ ان میں کے بعض فرقے حضرت  
علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو خدا قرار دیتے ہیں۔ تفصیل کے لئے  
تحفہ اثنا عشریہ دیکھیں۔

**خارجی** | اس گروہ کو یزیدی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ لوگ حضرت علی  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا بھلا کہتے ہیں، نواسہ رسول حضرت  
امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باغی قرار دیتے ہیں اور ان کی شان میں  
طرح طرح کی گستاخی اور بے ادبی کرتے ہیں۔ اور یزید پلید جس  
نے کعبہ معظمہ اور روضہ منورہ کی سخت بے حرمتی کی، مسجد نبوی میں  
گھوڑے بندھوائے جن کی لید اور پیشاب منبر اقدس پر پڑے، ہزاروں  
صحابہ اور تابعین کو بے گناہ شہید کیا۔ مدینہ طیبہ کی پاکدامن پارسا  
عورتوں کو تین روز اپنے خبیث لشکر پر حلال کیا اور جگر پارہ رسول  
فرزند بتول حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین دن بے آب و  
داز رکھ کر میدان کربلا میں پیاسا ذبح کیا اور پھر بعد شہادت ان کے  
تن نازنیں پر گھوڑے دوڑائے گئے یہاں تک کہ ان کی ہڈیاں چکنا چور  
ہو گئیں (دیکھئے فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۱۰۱) مگر جس نے یہ سب کچھ کیا

ایسے یزید خبیث کو یہ خارجی جتنی قرار دیتے ہیں اور اسے امیر المومنین و رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں (۱)

**وہابی دیوبندی** | اس گروہ کا عقیدہ یہ ہے کہ جیسا علم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہے ایسا علم تو بچوں، پاگلوں اور جانوروں کو بھی ہے۔ جیسا کہ دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کل علم غیب کا انکار کرتے ہوئے صرن بعض علم غیب کو ثابت کیا پھر بعض علم غیب کے بارے میں یوں لکھا کہ

اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمر و بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے (۲)

(حفظ الایمان ص ۳۸)

اس گروہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیاء نہیں ہیں۔ آپ کے بعد دوسرا نبی ہو سکتا ہے جیسا کہ

(۱) یزید پلید کے جتنی ہونے کے بارے میں خارجی یزیدی جو بخاری شریف کی حدیث پیش کرتے ہیں اس کا تحقیقی جواب ہماری کتاب خطبات محرم ص ۲۲۵ پر دیکھیں۔ الامجدی

(۲) نئے ایڈیشن میں یہ عبارت کچھ بدل دی گئی ہے لیکن سارے وہابی دیوبندی اسی پرانی عبارت کو صحیح مانتے ہیں لہذا صرف عبارت بدلنے سے ان کا کفر نہیں اٹھ جائے گا۔

مولوی قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند نے لکھا ہے کہ

عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔

(تخذیر الناس ص ۳۷)

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ خاتَمُ النَّبِیِّیْنَ کا یہ مطلب سمجھنا کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں یہ ناسمجھ اور گنواروں کا خیال ہے۔ اور آگے پھر یوں لکھا کہ

اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

(تخذیر الناس ص ۳۸)

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی پیدا ہو سکتا ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

اس گروہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ شیطان و ملک الموت کے علم سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم کم ہے۔ جو شخص شیطان و ملک الموت کے لئے وسیع علم مانے وہ مومن مسلمان ہے لیکن سرور کائنات



صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو وسیع اور زائد مانتے والا مشرک ہے ایمان ہے جیسا کہ اس گروہ کے پیشوا مولوی خلیل احمد انبیٹھی نے لکھا کہ

شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کے وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔  
(براہین قاطعہ ص ۵)

اور ان لوگوں کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرکز مٹی میں مل گئے جیسا کہ تقویت الایمان ص ۹ پر لکھا ہے۔

مذکورہ بالا عقیدوں کے علاوہ اور بھی اس گروہ کے بہت سے کفری عقیدے ہیں۔ اس لئے مکہ معظمہ، مدینہ طیبہ، ہندوستان، پاکستان، برما اور بنگلہ دیش کے سینکڑوں علمائے کرام و مفتیان عظام نے ان لوگوں کے کافر و مرتد ہونے کا فتویٰ دیلے ہے۔ تفصیل کے لئے فتاویٰ حسام الحرمین اور الصواعق المہندیہ کا مطالعہ کریں۔

یہ گروہ اپنے آپ کو اہل حدیث کہلاتا ہے جو وہابی غیر مقلد | وہابیوں دیوبندیوں کی ایک شاخ ہے۔ ان کے تمام کفریات میں شریک ہے اور یہ لوگ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور حضرت امام شافعی وغیرہ ائمہ دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو برا بھلا کہتے ہیں۔ اور ان لوگوں کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ حضرت غوث اعظم شیخ

عبدالقادر جیلانی، حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، حضرت قطب الدین بختیار کاکی، حضرت فرید الدین گنج شکر، حضرت محبوب الہی نظام الدین اولیاء، حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سنائی کچھو پھوی، حضرت امام ربانی، شیخ احمد سرسندی مجدد الف ثانی، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری اور حضرت مخدوم مہارگی وغیرہ سارے بزرگان دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین گمراہ و بد مذہب تھے اس لئے کہ یہ سب کے سب مقلد تھے اور کسی امام کی تقلید ان کے نزدیک گمراہی و بد مذہبی ہے۔

تبلیغی جماعت | اس گروہ کے بھی سارے عقیدے وہی ہیں جو وہابیوں دیوبندیوں کے ہیں۔ مگر یہ لوگ اہلسنت و جماعت کو اپنا ہم عقیدہ بنانے کے لئے ازراہ فریب صرف کلمہ و نماز کا نام لیتے ہیں۔ اور جب کوئی سنی دھوکے سے ان کی جماعت میں شامل ہو کر ان کے ظاہری اعمال سے متاثر ہو جاتا ہے تو پھر یہ لوگ آسانی کے ساتھ اسے پکا وہابی دیوبندی بنا کر اللہ و رسول کی بارگاہ کا گستاخ بنا لیتے ہیں۔

مودودی جماعت | یہ گروہ اپنے آپ کو جماعت اسلامی کہلاتا ہے۔ یہ بھی وہابیوں دیوبندیوں کی ایک شاخ ہے یعنی بنیادی طور پر دونوں ایک ہیں۔ اس کے علاوہ اس جماعت کے بانی ابوالاعلیٰ مودودی نے تمام انبیائے کرام خصوصاً



حضرت نوح علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام یہاں تک کہ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی و بے ادبی کی ہے۔

اور تمام صحابہ کرام خاص کر حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر نکتہ چینی کر کے ان کی توہین کی ہے۔ اور را فضیوں کو خوش کرنے کے لئے صحابی رسول کا تب و حمی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات پر ایسے الزامات لگائے ہیں کہ مسلمان تو مسلمان کافر بھی شرما جائے اور امہات المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ و حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو زبان دراز قرار دیلے۔

اور محدثین کرام، مجتہدین اعلام، فقہائے عظام، مجددین ذوی الاحترام اور ائمہ اسلام خصوصاً امام غزالی، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی پر نکتہ چینی کر کے ان کی بے ادبی کی ہے۔ یہاں تک کہ قرآن کریم کے بارے میں لکھا کہ وہ نجات کے لئے نہیں بلکہ ہدایت کے لئے ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ جو شخص نجات چاہے وہ کوئی اور کتاب تلاش کرے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

نوٹ: ابوالاعلیٰ مودودی کی ان ساری گستاخیوں اور بے ادبیوں

کی تفصیل کتابوں کے نام اور ان کی جلد و صفحہ کے حوالوں کے ساتھ جاننے کے لئے کتاب "جماعت اسلامی" تصنیف حضرت علامہ ارشد القادری قبلہ اور کتاب "دو بھائی مودودی اور خمینی" کا مطالعہ کریں۔

## اللہ اور ملائکہ کی لعنت

چکڑ الویت، قادیانیت، رافضیت، وہابیت دیوبندیت اور غیر مقلدیت وغیرہ اہلسنت و جماعت کے خلاف فتنے ہیں۔ ہر پڑھے لکھے لوگوں پر عموماً اور عالموں و پیروں پر خصوصاً لازم ہے کہ وہ عوام اہلسنت کو ان فتنوں سے آگاہ کریں۔ اور سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات، کے مطابق ان کے یہاں اٹھنے بیٹھنے سے روکیں اور ان کے یہاں شادی بیاہ کرنے سے سختی کے ساتھ منع کریں۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے اور کسی مصلحت سے خاموش رہیں گے تو اللہ تعالیٰ، اس کے ملائکہ اور سب لوگوں کی لعنت کے مستحق ہوں گے اور ان کا کوئی فرض و نفل قبول نہ ہوگا جیسا کہ حدیث شریف میں رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

إِذَا ظَهَرَتِ الْفِتْنَةُ أَوْ قَالَ  
الْبِدْعُ وَلَمْ يُظْهِرِ الْعَالِمُ  
عِلْمَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ

جب فتنے ظاہر ہوں اور ہر طرف  
بیدینی پھیلنے لگے اور ایسے موقع پر  
عالم دین اپنا علم ظاہر نہ کرے اور



وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّبِيُّونَ  
أَجْمَعِينَ. لَا يَقْبَلُ اللَّهُ  
مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا.  
(صواعق محرقة ص ۷۷ لفظ ۷ ص ۷۷)

اپنی کسی مصلحت یا مفاد کی لالچ میں  
غاموش رہے۔ تو اس پر اللہ کی اور  
تمام فرشتوں کی اور سارے انسانوں  
کی لعنت ہے۔ اللہ نہ اس کا فرض قبول  
کرے گا اور نہ اس کی نفل۔

## حضور کے راستہ پر نہیں

جو لوگ کہ مسلمانوں کو فتنوں میں پڑتے ہوئے دیکھ رہے ہیں کہ  
وہ بد مذہبوں اور مرتدوں کے یہاں شادی بیاہ کر کے گمراہ و مرتد ہو  
رہے ہیں اور اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ  
کے گستاخ بن رہے ہیں مگر وہ لوگ قدرت کے باوجود عوام میں  
مقبولیت حاصل کرنے، زیادہ سے زیادہ آمدنی ہونے یا اور کسی  
مفاد کے پیش نظر غاموش رہتے ہیں اور ایسی زبردست برائی کہ  
جس سے لوگ کفر و ارتداد میں مبتلا ہو جاتے ہیں منع نہیں کرتے وہ  
یقیناً حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے راستہ پر نہیں ہیں جیسا  
کہ ترمذی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث شریف  
مروی ہے کہ خود نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں  
لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ  
صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوقِرْ  
جو مسلمان ہمارے چھوٹوں پر مہربانی  
نہ کرے، ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ

كَبِيرَنَا وَرَأَيْنَا بِالْمَعْرُوفِ  
وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ.

کرے، اچھی بات کا حکم نہ دے اور بُری  
بات سے نہ روکے وہ ہمارے راستہ  
پر نہیں (مشکوٰۃ شریف ص ۲۲۳)

اور ایسے لوگ نائب رسول نہیں صرف نام کے عالم ہیں۔ اس  
لئے کہ رسول لوگوں کو گمراہی و بد مذہبی سے بچانے اور ان کو صحیح  
راستہ پر چلانے کی فکر میں دن رات لگا رہتا ہے۔ لہذا جو عالم ان  
کے نقش قدم پر چلے اور ان کا راستہ اختیار کرے وہی نائب رسول  
ہے ورنہ دنیا کمانے کے لئے وہ صرف نام کا عالم ہے۔

## سب سے کمزور ایمان والا

اچھی بات کا حکم دینا اور بُری بات سے روکنا مسلمانوں پر  
واجب ہے جیسا کہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ  
والرضوان تحریر فرماتے ہیں

امر معروف ونہی منکر واجب  
است باجماع امت۔  
(اشعۃ اللمعات ج ۲ ص ۱۴۷)

اچھائی کا حکم دینا اور بُرائی سے روکنا  
واجب ہے۔ اس پر امت کا اجماع ہے۔

لہذا اگر کوئی ہاتھ اور زبان سے بُرائی نہ روک سکے اور صرف  
دل سے برا جانے تو وہ سب سے کمزور ایمان والا ہے۔ جیسا کہ  
مسلم شریف میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

حدیث شریف مروی ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَنْ رَأَى مِنْكُمْ  
مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ  
يَدٌ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ  
فَلِسَانُهُ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ  
فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ  
أَصْغَفُ الْإِيْمَانِ -  
(مشکوٰۃ شریف ص ۲۶)

جو شخص کوئی بات خلاف شرع دیکھے  
تو اسے اپنے ہاتھ سے روک دے۔  
اور اگر ہاتھ سے روکنے کی قدرت نہ  
ہو تو زبان سے منع کرے۔ اور اگر  
زبان سے بھی منع کرنے کی قدرت  
نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ سب  
سے کمزور ایمان ہے۔

## برائی نہ روکنے پر عذاب

بہت سے مسلمان اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ اگر لوگ بُرا کام کر رہے ہیں تو وہ اس کا جواب دیں گے۔ ہم سے کیا عرض؟ اور یہ سوچ کر وہ خاموش رہتے ہیں کچھ نہیں بولتے۔ بلکہ بعض لوگ تو برائی روکنے والے کی مخالفت کرتے ہیں اور کہتے ہیں آپ سے کیا مطلب؟ حالانکہ اس برائی سے روکنا سب لوگوں پر لازم ہے۔ اگر قدرت کے باوجود نہیں روکیں گے تو سب پر عذاب نازل ہوگا۔ جیسا کہ ابن عدیٰ کنندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف

روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ  
الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ  
حَتَّى يَرَوْا الْمُنْكَرَ بَيِّنًا  
ظَهْرًا نِيْمًا وَهُمْ  
قَادِرُونَ أَنْ يُنْكِرُوا  
فَلَا يُنْكِرُوا فَإِذَا فَعَلُوا  
ذَلِكَ عَذَّبَ اللَّهُ الْعَامَّةَ  
وَالْخَاصَّةَ -

اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو بعض لوگوں  
کے عمل کے سبب عذاب نہیں دیتا مگر  
جب کہ وہ اپنے درمیان برے کام ہوتے  
ہوئے دیکھیں اور اسے روکنے کی طاقت  
رکھتے ہوئے نہ روکیں۔ اگر انھوں  
نے ایسا کیا تو خدا تعالیٰ عام اور خاص  
سب کو عذاب دے گا۔  
(مشکوٰۃ ص ۳۷)

یعنی اگر کچھ لوگ کوئی گناہ کریں تو اس کے سبب خدا تعالیٰ دوسروں پر عذاب نہیں فرماتا لیکن برائی دیکھ کر چپ رہنا اور اسے نہ مٹانا ایسا گناہ ہے کہ اس کے سبب برائی کرنے والے اور چپ رہنے والے دونوں پر عذاب نازل فرماتا ہے۔ برائی کرنے والے پر برائی کے سبب اور چپ رہنے والوں پر چپ رہنے کے سبب۔ اور ترمذی شریف میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ  
لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَفِي  
قِسْمِهِ اس ذات کی جس کے قبضہ  
قدرت میں میری جان ہے تم ضرور



وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ  
أُولَئِكَ شِئْنَ اللَّهُ أَنْ  
يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا بَاقٍ  
عِنْدَ اللَّهِ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهُ  
وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ.

اچھی باتوں کا حکم کرنا اور برے  
کاموں سے منع کرتے رہنا۔ ورنہ  
عنقریب اللہ تعالیٰ تم پر اپنے پاس  
سے عذاب بھیج دے گا۔ پھر تم اس  
سے دعا کر گے تو تمہاری دعا قبول  
نہیں کی جائے گی۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۳۶)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ  
اس حدیث شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں۔

یعنی عذابا و بلا ہائے دیگر  
بدعا احتمال دفع دارند۔ اما عذاب  
کہ بر ترک امر معروف و نہی منکر  
نازل می گردد احتمال دفع ندارد  
و دعا در آن مستجاب نبود۔  
(اشعۃ اللمعات ج ۳ ص ۵۱)

یعنی دو سرے عذاب اور مصیبتیں  
دعا سے دور ہو سکتی ہیں لیکن اچھی  
بات کا حکم دینا اور بری بات سے  
روکنا چھوڑ دینے کے سبب جو عذاب  
نازل ہو گا وہ دور نہیں ہو گا اور دعا  
اس کے بارے میں قبول نہ ہوگی۔

اور ترمذی وابن ماجہ کی حدیث ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو  
فرماتے ہوئے سنا کہ

إِنَّ النَّاسَ إِذَا سَأَلُوا | لوگ جب کوئی برا کام دیکھیں اور

مُنْكَرًا فَلَمْ يُخَيِّرُوا  
يُؤْتِيكَ أَنْ يَعْصِمَهُ اللَّهُ  
بِعِقَابِهِ۔

اس کو نہ مٹائیں تو عنقریب خدا کے  
تعالیٰ ان سب کو اپنے عذاب  
میں مبتلا کرے گا۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۳۶)

اور ابو داؤد وابن ماجہ کی حدیث ہے۔ حضرت جریر بن عبد اللہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم علیہ الصلاۃ  
والتسلیم کو فرماتے ہوئے سنا کہ

مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ  
فِي قَوْمٍ يَعْصِلُ فِيهِمْ  
بِالْمَعْرُوفِ يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ  
يُغَيِّرُوا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُونَ  
إِلَّا أَصَابَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ  
بِعِقَابٍ قَبْلَ أَنْ يَمُوتُوا

کسی قوم کا کوئی آدمی ان کے  
درمیان گناہ کرتا ہو اور وہ اسے  
روکنے کی طاقت رکھتے ہوں مگر  
نہ روکیں تو خدا اسے تعالیٰ ان سب  
پر عذاب بھیجے گا اس سے پہلے کہ  
وہ مریں۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۳۶)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان اس  
حدیث شریف کے تحت لکھتے ہیں۔

ازینجا معلوم می شود کہ ترک  
دادن امر معروف و نہی منکر  
عذاب درد دنیا ہم برسد | اس حدیث شریف سے معلوم ہوا  
کہ اچھی بات کے حکم دینے اور برائی  
سے روکنے کو چھوڑ دینے کے سبب

وعذاب آخرت باقی ست  
بخلاف گناہان دیگر کہ عقاب  
بر آں در دنیا لازم نیست۔

کہ دنیا میں بھی عذاب ہوگا اور آخرت  
میں بھی۔ بخلاف دوسرے گناہوں  
کے کہ دنیا میں ان پر عذاب لازم نہیں  
(اشعۃ اللمعات ج ۲ ص ۱۶۱)

سہتی شریف میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ  
وَجَلَّ إِلَى جِبْرِئِيلَ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ  
أَقْلِبْ مَدِينَةَ كَذَا  
وَكَذَا بِأَهْلِهَا فَقَالَ  
يَا رَبِّ إِنَّ فِيهِمْ  
عَبْدَكَ فَلَا نَالَ يُعْصِدُ  
طَرْفَةَ عَيْنٍ قَالَ  
فَقَالَ أَقْلِبْهَا عَلَيْهِ  
وَعَلَيْهِمْ فَإِنَّ وَجْهَهُ  
لَمْ يَتَغَيَّرْ فِي سَاعَةٍ  
قَطُّ۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۲۳۹)

خدا نے تعالیٰ نے جبریل علیہ  
السلام کو حکم فرمایا کہ فلاں شہر  
کو جو ایسا اور ایسا ہے اس کے  
باشندوں سمیت الٹ دو۔ جبریل  
علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے  
پروردگار! ان باشندوں میں تیرا  
فلاں بندہ بھی ہے جس نے ایک لمحہ  
بھی تیری نافرمانی نہیں کی ہے۔ تو  
خدا نے تعالیٰ نے فرمایا میں پھر حکم  
دیتا ہوں کہ اس پر اور کل باشندوں  
پر شہر کو الٹ دو اس لئے کہ اس کا  
چہرہ گناہوں کو دیکھ کر میری خوشنودی  
کے لئے ایک لمحہ بھی متغیر نہیں ہوا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رضی اللہ تعالیٰ  
عندہ اس حدیث شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں۔ ایں گناہ  
عظیم ست ولہذا تقدیم کرد علیہ رابر علیہم۔ یعنی گناہوں  
کو دیکھ کر خدا نے تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے چہرہ کا رنگ نہ  
بدلتا بہت بڑا گناہ ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے علیہ کو علیہم  
پر مقدم کیا۔ یعنی اس نیک بندے پر عذاب دینے کا حکم پہلے  
فرمایا اور گناہ کرنے والوں پر عذاب دینے کا حکم بعد میں۔

(اشعۃ اللمعات ج ۲ ص ۱۶۱)

اور کسی کے چپ رہنے پر جبکہ لوگ یہ کہنے لگیں کہ فلاں تو اتنے  
بڑے عالم اور بزرگ ہیں مگر وہ کسی کو نہیں منع کرتے۔ ایک آپ  
ہی ہیں روکنے اور منع کرنے والے۔ کیا وہ عالم نہیں ہیں۔ اگر بات  
غلط ہوتی تو وہ بھی ضرور منع کرتے۔ اس صورت میں خاموش رہنے  
والے اور برائی کو دیکھ کر نہ روکنے والے پیر و مولوی اور زیادہ عذاب  
کے مستحق ہوں گے۔

## طرح طرح کے فریب

اجکل اہلسنت وجماعت کے یہاں جلسے اور کانفرنسیں بہت ہوتی  
ہیں جن میں اکثر تقریریں صرف ڈرامائی اور رسمی ہوتی ہیں۔ ایمان



کے ڈاکو جس راستہ سے سینوں کے گھروں میں گھس کر ان کے ایمان پر ڈاکہ زنی کر رہے ہیں اور سنیت کو بہت زبردست نقصان پہنچا رہے ہیں اس راستہ کو بند نہیں کرتے۔ یعنی بد مذہبوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے نہیں روکتے اور نہ ان کے یہاں شادی بیاہ کرنے سے منع کرتے ہیں بلکہ بعض مولوی اور پیر خود ہی ان کے یہاں رشتہ کر لیتے ہیں جسے سنی عوام سند بنا کر بد مذہبوں کے یہاں شادی بیاہ کرتے ہیں اور تھوڑے دنوں میں گھر کے گھر گراہ و بد مذہب ہو جاتے ہیں۔

ان حالات میں اگر کہیں کوئی عالم دین اس برائی کے خلاف کچھ بولتا یا لکھتا ہے تو نصیحت قبول کرنے کی بجائے اس سے دشمنی کرتے ہیں اور طرح طرح کے فریب سے اس کی حق باتوں کا اثر زائل کر دیتے ہیں۔ لوگوں کو بہکاتے ہیں۔ نہ خود عمل کرتے ہیں اور نہ دوسروں کو عمل کرنے دیتے ہیں۔

کہیں کوئی اس کی حق گوئی کو عیب جوئی قرار دیتا ہے اور اٹے اسی کو گنہگار ٹھہراتا ہے۔ جبکہ پوشیدہ عیبوں کو تلاش کرنا عیب جوئی ہے اور جو برائی علانیہ کی جاتی ہو اس کے خلاف بولنا حق گوئی ہے عیب جوئی نہیں۔

اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ غیبت حالانکہ جو بُرائی کوئی کھلم کھلا کرتا ہے اس کا لوگوں میں ذکر کرنا غیبت نہیں۔ فقہ اعظم ہند حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں

جو شخص علانیہ برا کام کرتا ہو اور اس کو اس بات کی کوئی پروا نہیں کہ لوگ اسے کیا کہیں گے تو اس شخص کی اس بری حرکت کا بیان کرنا غیبت نہیں مگر اس کی دوسری باتیں جو ظاہر نہیں ہیں ان کو ذکر کرنا غیبت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس نے حیا کا حجاب اپنے چہرہ سے ہٹا دیا اس کی غیبت نہیں (بہار شریعت حصہ ۱۶ بیان غیبت بحوالہ رحمہ اللہ)

اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ عرس میں عورتوں کو آنے سے کیوں نہیں روک پاتے۔ یعنی جب وہ عالم دین عرس میں عورتوں کو آنے سے روکنے پر کامیاب ہو جائے گا تب وہ بد مذہبوں اور مرتدوں سے رشتہ نہیں کریں گے ورنہ ان کے یہاں وہ برابر شادی بیاہ کرتے رہیں گے۔

بریں دین و دانش بیاید گریست  
اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ عالم بڑے حق گو ہیں تو اگر عورتوں کو مزار سے ہٹائیں۔ اے کاش! ایسے لوگ حق گوئی کا معنی جانتے۔ اور اگر جانتے ہیں تو جاہل نہ بنتے کہ حق گوئی کا معنی ہے حق بات کہہ دینا اس کے معنی مزار سے عورت ہٹانا نہیں ہے۔

اور بعض لوگ یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ جب اس میں خود  
فُلاں فُلاں برائی پائی جاتی ہے تو وہ دوسروں کو برائیوں سے روکنے کا  
حق نہیں رکھتا۔ ایسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس پر دو چیزیں  
واجب ہیں۔ خود برائیوں سے بچنا اور دوسروں کو بچنے کی تاکید کرنا۔  
تو ایک واجب کے پھوٹنے سے دوسرے واجب کا چھوڑنا جائز نہیں۔  
محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ  
والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔

در دوہوب امر معروف  
شرط نیست کہ امر خود نیز فاعل  
باشد۔ و بے آن نیز درست  
ست زیرا کہ امر کردن نفس خود  
را واجب است۔ و امر کردن  
غیر واجبہ دیگر۔ اگر یک  
واجب فوت شود ترک واجب  
دیگر جائز نباشد۔ و آنکہ  
واقع شدہ کہ لِمَ تَقُولُونَ  
مَا لَا تَفْعَلُونَ بر تقدیر تسلیم  
کہ ورود آن در امر معروف  
و نہی منکر باشد مراد زجر

اور وہ جو قرآن مجید بارہ ۲۹  
میں لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ  
آیہ ہے۔ اگر اسے امر بالمعروف اور نہی

و منع از ناکردن است نہ از گفتن۔  
(اشعۃ اللمعات ج ۳ ص ۱۴۳)

عن المنکر کے بارے میں تسلیم  
بھی کر لیا جائے تو عمل نہ کرنے پر  
زجر و توبیخ مراد ہے نہ کہ بے پر۔

اور پھر تحریر فرماتے ہیں  
دیگراں را امر و نہی کردن  
و خود بد اعلیٰ نمودن موجب  
عذاب است۔ و ایں بجہت  
عمل نمودن است نہ بجہت  
امر و نہی کردن کہ اگر ایں را  
ہم نہ کند مستحق ترمی گردد  
آنرا بترک دو واجب۔

دوسروں کو امر و نہی کرنا اور  
خود اس پر عمل نہ کرنا موجب عذاب  
ہے۔ لیکن یہ عذاب عمل نہ کرنے  
کا وجہ سے ہے امر و نہی کی وجہ سے  
نہیں ہے۔ اس لئے کہ اگر امر و نہی  
بھی نہیں کرے گا تو دو واجب ترک  
کرنے کے سبب اور زیادہ عذاب  
کا مستحق ہوگا۔

(اشعۃ اللمعات ج ۳ ص ۱۴۵)

پھر کوئی معقول آدمی یہ بات ہرگز نہیں کہے گا کہ میں حق بات  
اس لئے نہیں قبول کروں گا کہ اس کا پیش کرنے والا خود اس  
پر نہیں چل رہا ہے۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے کوئی لوگوں  
سے حفظانِ صحت کے اصول بیان کرے اور سننے والے دیکھیں کہ یہ  
شخص خود حفظانِ صحت کے اصولوں پر عمل نہ کرنے کے سبب اپنی  
صحت برباد کر رہا ہے۔ تو وہ لوگ یہ نہیں کہہ سکتے کہ تم خود چونکہ ان



اصولوں پر عمل نہ کرنے کے سبب اپنی صحت خراب کر رہے ہو۔ اس لئے ہم حفظانِ صحت کے یہ اصول قبول نہ کریں گے۔ البتہ جسے عقل سے کوئی حصہ نہ ملا ہو وہ ایسی بات کر سکتا ہے۔

حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں  
گفت عالم بگوش جاں بشنو | ورنہ ماند بگفتش کردار  
باطل ست آنکہ مدعی گوید | خفتہ را خفتہ کے کند بیدار  
مرد باید کہ گیرد اندر گوش | ورنہ بشت ست پند بر دیوار

دُعا ہے کہ خدائے عز و جل سارے مسلمانوں کو اپنے محبوب پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام و بزرگانِ دین کی بیسی محبت عطا فرمائے اور ان کے دشمنوں سے دور رہنے کی توفیق رفیق بخشے۔ آمین بجاہ حبیبک سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ و تسلامہ علیہم و علیہم اجمعین۔

بعونہ تعالیٰ ثم بعون رسولہ الاعلیٰ جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جلال الدین احمد امجدی

۱۲ ربیع الآخر ۱۴۱۰ھ

۱۲ نومبر ۱۹۸۹ء

## نماز قضا ئے عمری

از افادات : امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

عرض : بعض حاضرین نے عرض کیا کہ حضور دنیوی مکروہات نے ایسا لکھ لیا ہے کہ روز ارادہ کرتا ہوں کہ آج قضا نمازیں ادا کرنا شروع کروں گا مگر نہیں ہوتا کیا یوں ادا کروں کہ پہلے تمام نمازیں فجر کی ادا کروں پھر ظہر کی اور اوقات کی تو کوئی حرج ہے مجھے یہ بھی یاد نہیں کتنی نمازیں قضا ہوئیں ایسی حالت میں کیا کرنا چاہیے۔

ارشاد : قضا نمازیں جلد سے جلد ادا کرنا لازم ہیں نہ معلوم کس وقت موت آجائے کہ مشکل ہے کہ ایک دن کی بیس رکعت ہوتی ہیں یعنی فجر کے فرضوں کی دو رکعت اور ظہر کی چار اور عصر کی چار اور مغرب کی تین اور عشاء کی سات رکعت یعنی چار فرض تین وتر ان نمازوں کو سوائے طلوع و غروب و قمر وال کے کہ اس وقت سجدہ حرام ہے) ہر وقت ادا کر سکتا ہے اور اختیار ہے کہ پہلے فجر کی سب نمازیں ادا کرے پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب اور پھر عشاء کی یا سب نمازیں ساتھ ساتھ ادا کرتا جائے اور ان کا ایسا حساب لگائے کہ تخمینہ میں باقی نہ رہ جائے زیادہ ہو جائیں تو حرج نہیں اور وہ سب بقدر طاقت رفتہ رفتہ جلد ادا کر لے گا ہلی نہ کرے جب تک فرض ذمہ باقی رہتا ہے کوئی نفل قبول نہیں کیا جاتا۔ نیت ان نمازوں کی اس طرح ہو مثلاً سو بار کی فجر قضا ہے تو ہر بار یوں کہے کہ سب سے پہلے جو فجر مجھ سے قضا ہوئی ہے ہر دفعہ یہی کہے یعنی جب ایک ادا ہوتی تو باقیوں میں جو سب سے پہلے ہے۔ اسی طرح ظہر وغیرہ نماز میں نیت کرے جس پر بہت سی نمازیں قضا ہوں اس کے لئے صورت تحفیف اور ادا ہونے کی یہ ہے کہ

خالی رکعتوں میں بجائے الحمد شریف کے تین بار سبحان اللہ کہے اگر ایک بار بھی کہہ لے گا تو فرض ادا ہو جائے گا۔ نیز تہیات رکوع و سجود میں صرف ایک بار سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ پڑھ لینا کافی ہے۔ تشہد کے بعد دونوں درود شریف کے بجائے اللہم صل علی سیدنا محمد وآلہ ووزوں میں بجائے دعائے قنوت ربی اغفر لی کہنا کافی ہے۔ طلوع آفتاب کے بیس منٹ بعد اور غروب آفتاب سے بیس منٹ قبل نماز ادا کر سکتا ہے اس سے پہلے یا اس کے بعد ناجائز ہے۔ ہر ایسا شخص جس کے ذمے نمازیں باقی ہوں چھپ کر پڑھے کہ گناہ کا اعلان جائز نہیں اس سلسلے میں ارشاد فرمایا اگر کسی شخص کے ذمے تیس یا چالیس سال کی نمازیں واجب الادا ہیں۔ اس نے اپنے ان ضروری کاموں کے علاوہ جن کے بغیر گزارا نہیں۔ کاروبار ترک کر کے پڑھنا شروع کیا اور پکا ارادہ کر لیا کہ کل نمازیں ادا کر کے آرام لوں گا اور فرض کیجئے اس حالت میں ایک مہینہ یا ایک دن ہی کے بعد اس کا انتقال ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کاملہ سے اس کی سب نمازیں ادا کر دے گا۔

وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكُهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ۔ اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا پھر سے موت نے آیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہو گا۔ یہاں مطلق فرمایا۔ گھر سے اگر ایک ہی قدم نکالا اور موت نے آیا تو پورا کام اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا اور کامل ثواب پائے گا وہاں نیت دیکھتے ہیں سارا دار و مدار حسن نیت پر ہے۔





# اپیل

• فرائض و واجبات کی ادائیگی کو ہر کام پر اولیت دیکھئے۔ اسی طرح حرام اور مکروہ کاموں اور بدعات سے اجتناب کیجئے کہ اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔

• فریضہ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ تمام ترکوشش سے ادا کیجئے کہ کوئی ریاضت اور مجاہدہ ان فرائض کی ادائیگی کے برابر نہیں ہے۔

• خوش اخلاقی حسن معاملہ اور وعدہ و نفا کی کو اپنا شعار بنائیے۔

• قرض ہر صورت میں ادا کیجئے کہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں لیکن قرض معاف نہیں کیا جاتا۔

• قرآن پاک کی تلاوت کیجئے اور اس کے مطالب سمجھنے کیلئے کلام پاک کا بہترین ترجمہ "کنز الایمان" از امام احمد رضا بریلوی پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے۔

• دین مبین کی صحیح شناسائی کیلئے اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی اور دیگر علماء اہلسنت کی تصانیف کا مطالعہ کیجئے جو حضرات خود پڑھیں وہ اپنے پڑھے لکھے بھائی سے درخواست کریں کہ وہ پڑھ کر سنائے۔

• فاتحہ، عرس، میلاد شریف اور گیارہویں شریف کی تقریبات میں کھانے، شہریاری اور پھلوں کے علاوہ علماء اہلسنت کی تصانیف بھی تقسیم کیجئے۔

• ہر شہر اور محلہ میں لائبریری قائم کیجئے اور اس میں علماء اہلسنت کا ترجمہ و تفسیر، تاریخ، کلام، تہذیب و تمدن، طب، فہرست، کتب خانہ قائم کیجئے۔ تبلیغ بھی ہے اور بہترین تجارت بھی۔

• جمعیت اشاعت اہلسنت نور مجلی کاغذی بازار سیٹھا در کراچی ۷۴۰۰۰